پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والا

رنگِ سخن

"آ غیریت کے پردے اک بار پھر اٹھا دیں"
جس نے طلاق دی ہے شادی وہیں رچا دیں
اے مولوی جی فتویٰ ایسا کوئی سنا دیں
"بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقشِ دوئی مٹا دیں"
ان تاجروں کے سارے کھاتے جدا جدا ہیں
یہ ٹیکس چور ہیں سب، انساں انہیں بنا دیں
بیمہ ایجنٹ اپنا لکھ دے گا روئی اعلیٰ
کچرے کو آگ خود ہی آؤ ذرا لگا دیں
چہروں کی زرد رنگت شاید بدل ہی جائے
کوٹھوں پہ جو ہیں رہتے، نیچے اُنہیں بسا دیں
پھر بار بار ٹھیکہ کیسے ملے گا ہم کو
اک بار ہی یہ پختہ سڑکیں اگر بنادیں
ان افسروں کی توندیں ایسے تو کم نہ ہوں گی
رزقِ حلال تائب کھانا انہیں سکھا دیں